کتاب اتحاد امت

- ✍ **مؤلف: ارشد احمد بٹ المعروف ارشد القادری**
- **سکونت: ہردوکھیتل، صوفی پورہ، ولر ہامہ، تحصیل سلر، پہلگام، کشمیر**

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَـٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

- نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

صلی اللہ علیکَ یا رسول اللہ ﷺ

صلی اللہ علیکَ یا حبیب اللہ ﷺ

صلی اللہ علیکَ یا رحمت اللعالمین

تالیف کا مقصد

الحمدللہ، اللہ تعالیٰ کے فضل، حضور نبی کریم ﷺ کی عنایت، اور غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روحانی رہنمائی سے ہمیں یہ سعادت حاصل ہو رہی ہے کہ ایک نہایت اہم اور نازک موضوع پر قلم اٹھایا جائے — اتحادِ امت۔

آج امتِ مسلمہ جن آزمائشوں، فتنوں، اور اندرونی اختلافات کا شکار ہے، اُس نے ہمارے دل کو بےچین کر دیا۔

فرقہ واریت، بدگمانی، شخصیت پرستی، اور فتویٰ بازی نے اُمت کو اندر سے کمزور کر دیا ہے۔

علم و عمل کی جگہ شور و غوغا، اور دلوں کی وسعت کی جگہ مسلکی تنگ نظری نے لے لی ہے۔

ایسے حالات میں خاموشی گناہ ہے، اور آواز اٹھانا فرض۔

یہ کتاب کسی خاص فرقے، جماعت یا طبقے کی حمایت یا مخالفت کے لیے نہیں —

بلکہ یہ ایک امت کے درد مند بیٹے کی پکار ہے کہ ہم واپس پلٹیں اس وحدت کی طرف جو کلمۂ طیبہ کے سائے میں ہمیں جوڑتی ہے۔

ہم امید رکھتے ہیں کہ یہ کتاب پڑھنے والوں کے دلوں میں سوال بھی اٹھائے گی، اور جواب بھی دے گی —

اور سب سے بڑھ کر ہمیں اپنے اصل کی طرف، قرآن و سنت کی طرف، اتحاد و اتفاق کی طرف لوٹنے کی ترغیب دے گی۔

باب اوّل: اتحادِ امت – وقت کی ضرورت

امتِ مسلمہ کی اصل طاقت ہمیشہ اتحاد اور بھائی چارے میں رہی ہے۔ جب مسلمان ایک ساتھ کھڑے ہوئے تو دنیا کی کوئی قوت انہیں شکست نہ دے سکی۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے: "وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا" (آل عمران: 103) ترجمہ: "اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے مت ڈالو۔" یہ حکم واضح کرتا ہے کہ کامیابی صرف اجتماعیت میں ہے۔ جب مسلمانوں نے ایک دوسرے کو بھائی سمجھا تو خلافتِ راشدہ اور خلافتِ عثمانیہ جیسے روشن دور قائم ہوئے۔ لیکن جب فرقہ واریت اور تعصب پیدا ہوا تو زوال شروع ہو گیا۔ آج امتِ مسلمہ شدید آزمائشوں سے گزر رہی ہے۔ دشمن ہمیں ٹکڑوں میں بانٹنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس وقت ہماری سب سے بڑی ضرورت یہی ہے کہ ہم اپنے اختلافات کو پیچھے رکھ کر اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔ اتحاد کا مطلب یہ نہیں کہ سب ایک جیسے ہو جائیں بلکہ یہ ہے کہ ایک دوسرے کی عزت کرتے ہوئے دینِ اسلام کی سربلندی کے لیے ساتھ چلیں۔ یہی وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔

.

موضوع: اتحاد امت – حدیث مبارکہ کی روشنی میں

آئیں اب حدیث مبارکہ سے دیکھتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے امت مسلمہ کو کس طرح اتحاد، محبت اور تعاون کا حکم دیا ہے۔

حدیث نمبر ۱:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا"

(صحیح بخاری و مسلم)

ترجمہ: مومن ایک دوسرے کے لیے ایسا ہے جیسے عمارت کا ایک حصہ دوسرے حصے کو سہارا دیتا ہے۔

حدیث نمبر ۲:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ نَصَرَ أَخَاهُ فِي دُنْيَاهُ نَصَرَهُ اللّٰهُ فِي آخِرَتِهِ"

(ترمذی)

ترجمہ: جو شخص اپنے بھائی کی دنیاوی مدد کرے، اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کی مدد کرے گا۔

حدیث نمبر ۳:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لَا يَفْرِقْ مُسْلِمٌ عَلَى مُسْلِمٍ شَيْئًا"

(ابن ماجہ)

ترجمہ: مسلمان ایک دوسرے پر ظلم یا تقسیم نہیں کریں گے۔

تشریح:

یہ احادیث ہمیں سکھاتی ہیں کہ مسلمانوں کو ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہونا چاہیے، مدد

کرنی چاہیے اور اختلافات کو بھلا کر اتحاد اور بھائی چارے قائم رکھنا چاہیے۔

3

موضوع: اتحاد امت – تعاون اور بھائی چارے کی اہمیت

آئیں حدیث مبارکہ سے جانیں کہ حضور اکرم ﷺ نے مسلمانوں کو ایک دوسرے کے ساتھ بھائی چارے اور تعاون کا کتنا زور دیا۔

حدیث نمبر ۱:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَا زَالَ الْمُؤْمِنُ فِي نَصْرَةِ أَخِيهِ وَفِعْلِ الْخَيْرِ حَتَّى يُؤْجَرَ عَلَى ذَلِكَ"

(ابن ماجہ)

ترجمہ: مومن ہمیشہ اپنے بھائی کی مدد اور نیکی کرنے میں مصروف رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کا ثواب دے۔

حدیث نمبر ۲:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، فَلَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ"

(صحیح مسلم)

ترجمہ: مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، نہ اسے ظلم کرے گا اور نہ اسے نقصان پہنچائے گا۔

حدیث نمبر ۳:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ"

(صحیح بخاری و مسلم)

ترجمہ: نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کی مدد کرو، لیکن گناہ اور ظلم میں مدد نہ کرو۔

تشریح:

یہ احادیث ہمیں یہ سبق دیتی ہیں کہ مسلمان ایک دوسرے کے لیے سہارا، مددگار اور اچھائی میں معاون ہونا چاہیے، تاکہ امت میں اتحاد اور بھائی چارہ قائم رہے اور دشمن عناصر کے اختلافات کو جگہ نہ ملے۔

4

موضوع: اتحادِ امت – اہلِ سنّت کی کتابوں سے احادیثِ مبارکہ

آئیں، اہلِ سنّت کی معتبر کتب سے دیکھیں کہ حضورِ اکرم ﷺ نے امتِ مسلمہ کے اتحاد اور بھائی چارے کے بارے میں کیا تعلیمات دیں۔

حدیث نمبر ۱:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَجَابَرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا"

(صحیح مسلم)

ترجمہ: آپس میں حسد نہ کرو، تکبر نہ کرو، بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے منہ نہ موڑو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کر رہو۔

حدیث نمبر ۲:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللّٰهُ"

(صحیح بخاری)

ترجمہ: جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا، اللہ اس پر رحم نہیں کرتا۔

حدیث نمبر ۳:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ"

(صحیح مسلم)

ترجمہ: مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

تشریح:

یہ احادیث ہمیں سکھاتی ہیں کہ مسلمانوں کو آپس میں محبت، بھائی چارہ اور تعاون کے ساتھ رہنا چاہیے۔ حسد، تکبر اور بغض سے بچنا چاہیے تاکہ امتِ مسلمہ میں اتحاد قائم رہے۔

5..

آئیں، اہلِ سنّت کی معتبر کتب سے دیکھیں کہ حضورِ اکرم ﷺ نے امتِ مسلمہ کے اتحاد اور بھائی چارے کے بارے میں کیا تعلیمات دیں۔

حدیث نمبر ۱:

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَىٰ مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَىٰ لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّىٰ"

(صحیح مسلم، حدیث نمبر 2586)

ترجمہ: مومنوں کی ایک دوسرے کے ساتھ محبت، ہمدردی اور شفقت کی مثال ایک جسم کی طرح ہے کہ جب جسم کے کسی حصے کو تکلیف ہوتی ہے تو پورا جسم بے خوابی اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

حدیث نمبر ۲:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللّٰهُ"

(صحیح بخاری)

ترجمہ: جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا، اللہ اس پر رحم نہیں کرتا۔

حدیث نمبر ۳:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ"

(صحیح مسلم)

ترجمہ: مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

تشریح:

یہ احادیث ہمیں سکھاتی ہیں کہ مسلمانوں کو آپس میں محبت، بھائی چارے اور تعاون کے ساتھ رہنا چاہیے۔ حسد، تکبر اور بغض سے بچنا چاہیے تاکہ امتِ مسلمہ میں اتحاد قائم رہے۔

موضوع: اتحادِ امت – غزوۂ احد میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفاداری

غزوۂ احد میں جب مسلمانوں کو میدانِ جنگ میں مشکلات کا سامنا تھا، تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفاداری اور قربانی نے امتِ مسلمہ کے اتحاد کی ایک نئی مثال قائم کی۔

واقعہ:

غزوۂ احد کے دوران، جب جنگ کا رخ مسلمانوں کے خلاف مڑ گیا، تو بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میدانِ جنگ سے پیچھے ہٹنے لگے۔ اس موقع پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر حضور نبی اکرم ﷺ کی حفاظت کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"جب جنگ کا رخ بدلا، تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کو اپنے جسم سے ڈھانپ لیا اور دشمنوں سے بچانے کی کوشش کی۔"

(سیرت ابن ہشام)

تشریح:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ عمل امتِ مسلمہ کے اتحاد اور بھائی چارے کی ایک عظیم مثال ہے۔ انہوں نے اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر نبی اکرم ﷺ کی حفاظت کی، جو کہ مسلمانوں کے درمیان محبت، وفاداری اور بھائی چارے کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔

موضوع: اتحادِ امت – حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا اقدام

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں امتِ مسلمہ کے اتحاد کو فروغ دینے کے لیے کئی اہم اقدامات کیے۔ ان میں سے ایک اہم اقدام نمازِ تراویح کا باجماعت اہتمام تھا۔

واقعہ:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ لوگ رمضان کی راتوں میں الگ الگ گروپوں میں تراویح پڑھتے ہیں، جس سے امت میں انتشار کا خدشہ تھا۔ آپ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ تمام لوگوں کو ایک امام کے پیچھے نمازِ تراویح پڑھائیں۔ اس اقدام سے امت میں اتحاد اور یکجہتی کی فضا قائم ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر فرمایا:

"اگرچہ یہ ایک نئی چیز ہے، مگر یہ نئی چیز بہت اچھی ہے۔"

(صحیح بخاری)

تشریح:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ اقدام ہمیں سکھاتا ہے کہ امتِ مسلمہ کی بقاء اور ترقی کے لیے ضروری ہے کہ ہم آپس میں متحد رہیں اور اختلافات کو نظرانداز کریں۔ ان کے اس فیصلے نے امت میں اتحاد کی ایک نئی مثال قائم کی، جو آج بھی ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے۔

8

موضوع: اتحادِ امت – حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا بھائی چارہ اور اتحاد کی مثال

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خلافت کے دوران مسلمانوں کے درمیان بھائی چارہ اور اتحاد کو فروغ دینے کے لیے بے شمار اقدامات کیے، خاص طور پر معاشرتی و اقتصادی بحرانوں کے وقت

واقعہ:

ایک موقع پر، مدینہ میں قحط اور غذائی قلت ہوئی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی ذاتی دولت سے لاکھوں درہم خرچ کیے اور غریبوں، یتیموں اور ضرورت مندوں کی مدد کی۔ آپ نے نہ صرف ان کی ضروریات پوری کیں بلکہ یہ عمل امت میں بھائی چارہ اور محبت کو فروغ دینے کا ذریعہ بنا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"عثمان رضی اللہ عنہ نے امت میں اتحاد قائم رکھنے کے لیے اپنی دولت کو قربان کیا تاکہ کوئی شخص ضرورتمند نہ رہے۔"

(سیرت ابن ہشام، سیرت ابن کثیر)

تشریح:

یہ واقعہ ہمیں سکھاتا ہے کہ امتِ مسلمہ کا اتحاد صرف جنگ یا مذہبی مواقع تک محدود نہیں، بلکہ معاشرتی و اقتصادی بحران میں بھی بھائی چارہ، قربانی اور تعاون لازمی ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اس عمل سے واضح ہوتا ہے کہ اتحاد کی بنیاد محبت اور مدد پر رکھی جاتی ہے۔

موضوع: اتحادِ امت – حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بھائی چارہ اور عدل:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں امتِ مسلمہ کے اتحاد اور بھائی چارہ کو فروغ دینے کے لیے کئی اقدامات دیکھنے کو ملتے ہیں۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ اختلافات کے باوجود مسلمان ایک دوسرے کے لیے قربان رہیں اور عدل و انصاف قائم رہے۔

واقعہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے بعد اختلافات کے باوجود صحابہ کرام کو معاف کیا اور فتح کے بعد انصاف کے ساتھ تقسیم و فیصلہ کیا۔ آپ نے فرمایا:

"ہمیں دشمن نہیں، بلکہ اختلاف رکھنے والے بھائیوں کے درمیان اتحاد قائم کرنا ہے۔"

(سیرت ابن کثیر)

اسی طرح، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے حقوق کی حفاظت کے لیے اپنی پوری توجہ دی تاکہ کوئی بھی مسلمان دوسرے سے ظلم نہ دیکھے۔

تشریح:

یہ واقعہ ہمیں سکھاتا ہے کہ اتحاد صرف محبت اور قربانی پر نہیں، بلکہ عدل، انصاف اور ایک دوسرے کے حقوق کا تحفظ بھی ضروری ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ رویہ امتِ مسلمہ کے لیے ایک واضح سبق ہے کہ اختلافات کے باوجود اتحاد اور بھائی چارے قائم رکھنا سب سے اہم ہے۔

10

موضوع: اتحادِ امت – صحابہ کرام میں قربانی اور مدد کا سبق

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے امتِ مسلمہ میں اتحاد قائم رکھنے کے لیے اپنی جان، مال اور وقت کی قربانی دی۔ یہ قربانیاں ہمیں سکھاتی ہیں کہ اتحاد صرف الفاظ سے نہیں بلکہ عملی اقدامات سے قائم رہتا ہے۔

واقعہ:

غزوۂ خندق کے دوران، مدینہ کے لوگ دشمن کے محاصرہ میں تھے۔ صحابہ کرام نے ایک دوسرے کی مدد کے لیے اپنی زمین و مال سے خندق کھودنے میں حصہ لیا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے اپنی تمام جمع پونجی وقف کی اور خود بھی محنت کی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"سب صحابہ اپنے بھائیوں کے لیے بغیر کسی تعصب کے محنت کر رہے تھے تاکہ امت کا نقصان نہ ہو۔"

(سیرت ابن ہشام)

تشریح:

یہ واقعہ واضح کرتا ہے کہ مسلمانوں کے درمیان اتحاد کا اصل مقصد ایک دوسرے کی مدد اور قربانی ہے۔ اختلافات یا ذاتی مفادات کو نظر انداز کر کے امت کو مضبوط اور محفوظ رکھنے کا یہ بہترین نمونہ ہے۔

موضوع: اتحادِ امت – حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ اور میدان جنگ میں بھائی چارہ:-

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کا کردار امتِ مسلمہ میں اتحاد اور قربانی کی ایک واضح مثال ہے۔ انہوں نے میدانِ جنگ میں نہ صرف دشمن کے مقابلے میں بلکہ اپنے بھائیوں کے ساتھ بھی وفاداری اور تعاون دکھایا۔

واقعہ:

غزوۂ مؤتہ کے دوران، مسلمان فوج دشمن کی تعداد میں زیادہ تھی۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھی صحابہ کے ساتھ ایک دوسرے کی حفاظت اور مدد میں پیش قدمی کی۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"ہم سب ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے رہے، کسی نے پیٹھ نہیں دکھائی اور ہر شخص نے اپنے بھائی کے لیے جان کی قربانی دینے کا ارادہ کیا۔"

(سیرت ابن ہشام)

تشریح:

یہ واقعہ ہمیں سکھاتا ہے کہ امتِ مسلمہ میں اتحاد کا مطلب صرف ایک جگہ اکٹھا ہونا نہیں، بلکہ ہر مشکل اور خطرے میں ایک دوسرے کے لیے قربانی اور مدد کرنا ہے۔ صحابہ کرام کی یہ مثال آج بھی مسلمانوں کے لیے رہنمائی ہے کہ بھائی چارہ اور اتحاد ہمیشہ اولین ترجیح ہونی چاہیے۔

موضوع: اتحادِ امت – حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی قیادت میں اتحاد

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے میدانِ جنگ میں امتِ مسلمہ کے اتحاد کو فروغ دینے کے لیے اپنی قیادت اور حکمت کا بہترین مظاہرہ کیا۔ یہ واقعہ ہمیں سکھاتا ہے کہ اتحاد کے بغیر کسی بھی مقصد کی تکمیل مشکل ہے۔

واقعہ:

فتحِ ایران کے دوران، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فوج کو اس طرح منظم کیا کہ تمام گروہ ایک دوسرے کی مدد کے لیے تیار رہیں۔ ہر فوجی نے اپنے بھائی کے ساتھ تعاون کیا، اور دشمن کے خلاف متحد ہو کر کامیابی حاصل کی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنی قیادت میں ہر مسلمان کو یہ احساس دلایا کہ ہم سب ایک دوسرے کے لیے ہیں اور اتحاد ہی ہماری طاقت ہے۔"

(سیرت ابن کثیر)

تشریح:

یہ واقعہ واضح کرتا ہے کہ امتِ مسلمہ میں اتحاد صرف جذباتی وابستگی نہیں بلکہ عملی تعاون اور قربانی کا نام ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی قیادت نے یہ سبق دیا کہ مسلمانوں کا اتحاد ہی ہر مشکل میں کامیابی کی کنجی ہے۔

13

موضوع: اتحادِ امت – حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا اتحاد اور قربانی

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے میدانِ جنگ میں امتِ مسلمہ کے اتحاد اور قربانی کی ایک روشن مثال قائم کی۔ ان کی قیادت اور بہادری نے مسلمانوں کو متحد رکھا اور دشمنوں کے خلاف کامیابی دلائی۔

واقعہ:

غزوۂ مؤتہ کے دوران، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے زخمی ہونے کے باوجود فوج کے شانہ بشانہ رہ کر دشمن کا مقابلہ کیا۔ صحابہ کرام نے ان کے ساتھ مل کر ایک دوسرے

کی حفاظت کی اور دشمن کے مقابلے میں متحد رہنے کی مثال دیے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں سب صحابہ ایک دوسرے کے لیے اپنی جان دینے کے لیے تیار تھے، اور اسی اتحاد نے فتح کی راہ ہموار کی۔"

(سیرت ابن ہشام)

تشریح:

یہ واقعہ ہمیں سکھاتا ہے کہ امتِ مسلمہ میں اتحاد صرف نظریے نہیں بلکہ عملی قربانی اور ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کا نام ہے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی مثال آج بھی مسلمانوں کے لیے رہنمائی ہے کہ اتحاد اور بھائی چارہ ہر مشکل وقت میں کامیابی کی بنیاد ہیں۔

موضوع: اتحادِ امت – حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور امت کے درمیان بھائی چارہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سیرتِ طیبہ میں امتِ مسلمہ کے اتحاد اور بھائی چارہ کے فروغ کے لیے اپنی بصیرت اور اقدامات سے رہنمائی کی۔ ان کا مقصد تھا کہ اختلافات کے باوجود مسلمان ایک دوسرے کے لیے محبت اور تعاون کا مظاہرہ کریں۔

واقعہ:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اختلافات کے باوجود صحابہ کرام میں مصالحت اور میل جول قائم رکھنے کی کوشش کی۔ جنگ جمل کے بعد، انہوں نے سب کو ایک دوسرے کے ساتھ صلح کرنے اور بھائی چارے قائم رکھنے کی ترغیب دی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مسلمانوں کے درمیان اتحاد قائم رکھنے کے لیے اختلافات کو بھلا کر سب کے درمیان صلح کرائی۔"

(سیرت ابن کثیر)

تشریح:

یہ واقعہ ہمیں سکھاتا ہے کہ امتِ مسلمہ میں اتحاد صرف مردوں کے کردار تک محدود نہیں بلکہ خواتین بھی اس میں کردار ادا کر سکتی ہیں۔ بھائی چارے قائم رکھنے کے لیے اختلافات کو نظر انداز کرنا اور محبت و تعاون کو فروغ دینا ضروری ہے۔

موضوع: اتحادِ امت – حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی قربانی

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے میدانِ جنگ اور معاشرتی زندگی میں امتِ مسلمہ کے اتحاد اور بھائی چارے کی مثال قائم کی۔ ان کی قربانیاں ہمیں یہ سکھاتی ہیں کہ اتحاد کے لیے اپنی جان اور مال کی قربانی دینا ضروری ہے۔

واقعہ:

غزوۂ احد کے دوران، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے زخمی ہونے کے باوجود مسلمانوں کی حفاظت کی اور کمزوری کا شکار صحابہ کرام کی مدد کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر اپنے بھائیوں کی حفاظت کی، اور یہی عمل امت میں اتحاد قائم رکھنے کی بہترین مثال ہے۔"

(سیرت ابن ہشام)

تشریح:

یہ واقعہ واضح کرتا ہے کہ امتِ مسلمہ کا اتحاد صرف الفاظ اور جذبات سے نہیں بلکہ عملی قربانی اور مدد سے قائم رہتا ہے۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا یہ کردار آج بھی مسلمانوں کے لیے سبق آموز ہے کہ بھائی چارے اور اتحاد ہر مشکل وقت میں اولین ترجیح ہونا چاہیے۔

موضوع: اتحادِ امت – حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کی قربانی اور وفاداری

حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ نے امتِ مسلمہ میں اتحاد اور وفاداری کی ایک روشن مثال قائم کی۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کے درمیان محبت، قربانی اور بھائی چارہ قائم رہے۔

واقعہ:

جب مسلمانوں کو ظلم و جبر اور دشمن کے حملوں کا سامنا تھا، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نہ صرف اذان کے ذریعہ امت کو منظم کیا بلکہ خود بھی ہر خطرہ میں مسلمانوں کے ساتھ کھڑے رہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ہر مشکل میں امت کو متحد رکھنے کے لیے اپنی جان اور حوصلہ قربان کیا۔"

(سیرت ابن ہشام)

تشریح:

یہ واقعہ ہمیں سکھاتا ہے کہ امتِ مسلمہ میں اتحاد صرف نظریہ نہیں بلکہ عملی قربانی اور وفاداری کا نام ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی مثال آج بھی مسلمانوں کے لیے رہنمائی ہے کہ بھائی چارہ، قربانی اور وفاداری ہمیشہ اولین ترجیح ہونی چاہیے۔

موضوع: کربلا – اہلِ سنّت والجماعت کی نظر میں اتحاد اور قربانی

کربلا کا واقعہ مسلمانوں کے لیے اتحاد، قربانی اور حق پر ڈٹے رہنے کی سب سے بڑی مثال ہے۔ اہلِ سنّت والجماعت کے علماء اس واقعہ کو حق و باطل کے درمیان واضح تمیز اور امتِ مسلمہ کے لیے سبقِ اتحاد کے طور پر دیکھتے ہیں۔

واقعہ:

محرم کے دنوں میں، امام حسین رضی اللہ عنہ نے یزید کے ظلم و جور کے خلاف کھڑے ہونے کا فیصلہ کیا۔ ان کے ساتھ اہلِ بیت، چھوٹے صحابہ اور وفادار ساتھی بھی تھے، جنہوں نے اپنے اختلافات کو بھلا کر ایک دوسرے کے لیے جان کی قربانی دینے کا عہد کیا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی وفاداری اور بہادری نے اتحاد اور بھائی چارے کی اعلی مثال قائم کی۔

اہلِ سنّت کے معتبر کتب میں نقل ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے دین، عزت اور امت کی حفاظت کے لیے اپنی جانیں قربان کیں۔ اس قربانی نے امتِ مسلمہ کے لیے یہ سبق دیا کہ حق کی راہ میں اتحاد، صبر اور قربانی لازمی ہیں۔

(سیرت ابن اعثم الکوفی، تاریخ کربلا، اہلِ سنّت کی شرح و تحقیق کے مطابق)

تشریح:

اہلِ سنّت والجماعت کے علماء کے مطابق، کربلا ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ مسلمانوں کا اتحاد صرف خوش حالی یا عافیت میں نہیں بلکہ مشکل اور خطرناک حالات میں بھی قائم رہنا چاہیے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے دکھایا کہ حق کی خاطر قربانی دینا اور بھائی چارہ قائم رکھنا امت کی بقاء کے لیے ضروری ہے۔

18

موضوع: کربلا – حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور اہلِ بیت کی قربانی (اہلِ سنّت کی نظر)

اہلِ سنّت والجماعت کے علماء کے مطابق، حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور اہلِ بیت نے کربلا میں جو قربانیاں دیں، وہ امتِ مسلمہ کے لیے اتحاد، وفاداری اور حق پر ڈٹے رہنے کی اعلیٰ مثال ہیں۔

واقعہ:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو باب الحوائج کہا جاتا ہے کیونکہ آپ نے اپنے بھائی امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہر مشکل اور خطرے میں کھڑے ہو کر اپنی وفاداری ثابت کی۔ پانی لے جانے کے دوران بھی آپ نے دشمن کی ہولناک طاقت کا مقابلہ کیا لیکن کبھی ہمت نہیں ہاری۔ اہلِ سنّت کے معتبر کتب میں نقل ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"ابو الفضل! تم نے ہر حال میں وفاداری اور اتحاد کی مثال قائم کی ہے۔"

حضرت قاسم، حضرت علی اکبر اور دیگر اہلِ بیت نے بھی اپنے نوجوان ہونے کے باوجود قربانی دی اور بھائی چارے، اتحاد اور دین کی خاطر جان کی قربانی دی۔

تشریح:

اہلِ سنّت کے علماء اس واقعے سے یہ سبق دیتے ہیں کہ امتِ مسلمہ میں اتحاد اور بھائی چارے صرف الفاظ سے نہیں بلکہ عملی قربانی اور وفاداری سے قائم ہوتا ہے۔ حضرت عباس اور اہلِ بیت کی مثال آج بھی مسلمانوں کے لیے مشعل راہ ہے کہ ہر مشکل وقت میں حق کی راہ پر متحد رہنا لازمی ہے۔

19

موضوع: کربلا – اتحاد، صبر اور امت کے لیے سبق (اہلِ سنّت کی نظر)

اہلِ سنّت والجماعت کے علماء کے مطابق، کربلا ہمیں سکھاتی ہے کہ امتِ مسلمہ میں اتحاد اور صبر صرف نظریاتی نہیں بلکہ عملی قربانی اور یکجہتی کے ذریعے قائم رہتے ہیں۔

واقعہ:

محرم کے دسویں دن، امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی دشمن کی بھاری فوج کے سامنے تھے۔ اہلِ بیت اور صحابہ کرام نے اپنے اختلافات کو پس پشت ڈال کر ایک دوسرے کے لیے جان کی قربانی دی۔ حضرت علی اکبر اور حضرت قاسم رضی اللہ عنہ جیسے نوجوان بھی اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر امام کے ساتھ کھڑے رہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے پانی کے لیے دشمن کے درمیان سے گزر کر اپنی جان خطرے میں ڈالی، لیکن وفاداری اور اتحاد کی اعلی مثال قائم کی۔

اہلِ سنّت کے علماء اس واقعے سے یہ سبق دیتے ہیں کہ مشکل اور خطرے کے وقت بھائی چارے، قربانی اور حق پر ثابت قدمی امت کی بقاء کے لیے لازمی ہیں۔

(تاریخ کربلا، سیرت ابن اعثم الکوفی، اہلِ سنّت کی شرح کے مطابق)

تشریح:

یہ واقعہ واضح کرتا ہے کہ امتِ مسلمہ میں اتحاد صرف خوش حالی میں نہیں بلکہ مشکل حالات میں بھی قائم رہنا چاہیے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ اور اہلِ بیت کی قربانیاں ہمیں یہ سکھاتی ہیں کہ امت کی حفاظت اور دین کے لیے قربانی دینا سب سے بڑی عبادت اور اتحاد کا سب سے مضبوط پہلو ہے۔

موضوع: کربلا – اہلِ بیت کی قربانی اور امتِ مسلمہ کے لیے سبق (اہلِ سنّت کی نظر)

کربلا کے واقعات ہمیں یہ سکھاتے ہیں کہ امتِ مسلمہ میں اتحاد، بھائی چارہ اور حق پر ثابت قدمی کے لیے عملی قربانی لازمی ہے۔ اہلِ سنّت والجماعت کے علماء اس واقعہ کو امت کے لیے رہنمائی کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

واقعہ:

محرم کے دنوں میں، امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے خاندان اور صحابہ کرام نے دشمن کے مقابلہ میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے پانی لانے کے دوران دشمن کا مقابلہ کیا لیکن کبھی ہمت نہ ہاری۔ حضرت علی اکبر، حضرت قاسم اور دیگر اہلِ بیت نے بھی اپنی جانیں قربان کیں، تاکہ دین اور امت کی عزت قائم رہے۔

اہلِ سنّت کے علماء کے مطابق، کربلا کا یہ واقعہ ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ امت کے درمیان اتحاد اور بھائی چارہ صرف الفاظ سے نہیں بلکہ قربانی اور وفاداری سے قائم ہوتا ہے۔

تشریح:

یہ واقعہ امتِ مسلمہ کے لیے مشعل راہ ہے کہ ہر مشکل وقت میں حق کی راہ پر متحد رہنا اور اپنے بھائیوں کے ساتھ تعاون کرنا سب سے اہم فرض ہے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ اور اہلِ بیت کی قربانیاں آج بھی مسلمانوں کے لیے اتحاد، صبر اور قربانی کی روشن مثال ہیں۔

ضوع: کربلا – قربانی کا مقصد اور امت مسلمہ کے لیے سبق (اہلِ سنّت کی نظر)

کربلا کے واقعات میں امام حسین رضی اللہ عنہ اور اہلِ بیت نے اپنی جانیں دی، لیکن یہ قربانی کسی چھوٹی جماعت، ذاتی مفاد یا محدود مقصد کے لیے نہیں تھی۔ اہلِ سنّت والجماعت کے علماء اس واقعہ کو امت مسلمہ کے لیے، دینِ اسلام کے لیے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لیے سب سے بڑی قربانی کے طور پر بیان کرتے ہیں۔

واقعہ:

محرم کے دسویں دن، امام حسین رضی اللہ عنہ نے یزید کے ظلم و جور کے خلاف کھڑے ہو کر نہ صرف اپنی جان بلکہ اہلِ بیت اور وفادار صحابہ کرام کی جانیں قربان کیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور دیگر اہلِ بیت نے اپنی جانیں اس لیے دی کہ امتِ مسلمہ حق پر قائم رہے، دینِ اسلام محفوظ رہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت اور اصول زندہ رہیں۔

اہلِ سنّت کے معتبر کتب میں نقل ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کا مقصد صرف اپنی حفاظت یا ذاتی مفاد نہیں بلکہ پوری امت کے لیے حق و باطل کی تمیز اور امت کی رہنمائی تھا۔

تشریح:

اہلِ سنّت والجماعت کے علماء کے مطابق، کربلا ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ:

1. امتِ مسلمہ میں اتحاد اور قربانی ہر مسلمان کے لیے فرض ہے، خاص طور پر دین کے خطرے کے وقت

2. قربانی کا مقصد ذاتی یا محدود نہیں بلکہ دین اسلام کی حفاظت، امت کی بقاء اور حق کی راہ میں ثابت قدمی ہے

3. امام حسین رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ سبق دیا کہ کسی بھی وقت حق کی خاطر اپنی جان، مال اور عزت کی قربانی دینا امت کے لیے سب سے بڑا کردار ہے

اختتام:

کربلا کی قربانی اہلِ سنّت والجماعت کے نزدیک ہر مسلمان کے لیے رہنمائی ہے کہ دین، امت اور اصولوں کی حفاظت میں ہمیشہ متحد رہیں اور ہر مشکل وقت میں حق کی راہ پر قربانی دیں۔

موضوع: کربلا – عملی اسباق اور امتِ مسلمہ کے لیے کردار (اہلِ سنّت کی نظر):

کربلا کے واقعات صرف تاریخ نہیں بلکہ امتِ مسلمہ کے لیے عملی سبق ہیں۔ اہلِ سنّت والجماعت کے علماء کے مطابق، امام حسین رضی اللہ عنہ اور اہلِ بیت کی قربانیاں ہمیں سکھاتی ہیں کہ ہر مسلمان کو حق کی راہ پر ثابت قدم رہنا اور امت کے لیے کردار ادا کرنا ضروری ہے۔

عملی اسباق:

1. حق کے لیے قربانی: امام حسین رضی اللہ عنہ نے دکھایا کہ دین کی حفاظت اور حق کی راہ میں ہر شخص کو اپنی جان، مال اور عزت قربان کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

2. امت میں اتحاد: اہلِ بیت اور صحابہ کرام نے اپنے ذاتی مفادات اور اختلافات کو پس پشت ڈال کر ایک دوسرے کے

لیے قربانی دی۔ یہ ہمیں اتحاد اور بھائی چارے کی عملی مثال فراہم کرتا ہے۔

3. وفاداری اور وفادار قیادت: حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی وفاداری اور بہادری ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ امت میں وفادار قیادت کے پیچھے کھڑے رہنا اور اس کی حمایت کرنا سب کے لیے ضروری ہے۔

4. امت کے لیے کردار ادا کرنا: اہلِ سنّت کے علماء کے مطابق، ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ دین اور امت کی حفاظت کے لیے اپنی صلاحیتوں اور وسائل کو بروئے کار لائے، چاہے وہ علم ہو، مال ہو یا جان۔

تشریح:

کربلا ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ امتِ مسلمہ کی بقاء، دینِ اسلام کی حفاظت اور حق کی راہ پر قائم رہنا صرف اتحاد، قربانی اور عملی کردار کے ذریعے ممکن ہے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کی قربانی ہر مسلمان کے لیے مشعلِ راہ ہے کہ وہ اپنی زندگی میں دین اور امت کے لیے کردار ادا کرے۔

<u>موضوع: کربلا – آج کی امت میں عملی اسباق اور کردار (اہلِ سنّت کی نظر)</u>

اہلِ سنّت والجماعت کے علماء کے مطابق، کربلا کے اسباق صرف ماضی کی قربانیوں تک محدود نہیں، بلکہ آج کی امتِ مسلمہ کے لیے عملی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ ہر مسلمان کو امام حسین رضی اللہ عنہ اور اہلِ بیت کی قربانی سے سبق لینا چاہیے کہ حق، دین اور امت کے لیے کردار ادا کرنا لازمی ہے۔

عملی اسباق آج کی امت کے لیے:

1. حق کی حمایت: آج بھی ہر مسلمان کو ظلم، فساد اور فتنے کے خلاف کھڑا ہونا چاہیے، بالکل جیسے امام حسین رضی اللہ عنہ نے یزید کے ظلم کے خلاف کیا۔

2. اتحاد کی ضرورت: امتِ مسلمہ کے درمیان اختلافات کو پس پشت ڈال کر ایک دوسرے کے ساتھ بھائی چارے اور تعاون کے جذبے کو فروغ دینا چاہیے۔

3. قربانی کا جذبہ: کسی بھی مشکل وقت میں مال، وقت یا وسائل قربان کرنے سے امت کی بقاء اور دین کی حفاظت ممکن ہے۔

4. وفاداری اور قیادت کی حمایت: امت میں رہنماؤں اور علماء کی ہدایت کے پیچھے کھڑے رہنا اور ان کی حمایت کرنا امت کے اتحاد کے لیے ضروری ہے۔

5. علم اور عمل: آج کی امت کو صرف علم حاصل کرنا نہیں بلکہ اسے عملی زندگی میں نافذ کرنا چاہیے تاکہ دین اسلام کی حفاظت اور امت کی ترقی ممکن ہو۔

تشریح:

کربلا ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ امتِ مسلمہ کا حقیقی کردار حق کی راہ میں قربانی، اتحاد اور عملی کردار کے ذریعہ ہی نمایاں ہوتا ہے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ اور اہلِ بیت کی قربانی آج بھی مسلمانوں کے لیے رہنمائی ہے کہ دین، امت اور اصولوں کے لیے ہمیشہ متحد اور ثابت قدم رہیں۔

<u>موضوع: کربلا – اسباق کا خلاصہ اور امت کے لیے عملی تجاویز (اہلِ سنّت کی نظر)</u>

اہلِ سنّت والجماعت کے علماء کے مطابق، کربلا کے واقعات صرف تاریخ نہیں بلکہ امتِ مسلمہ کے لیے عملی رہنمائی اور اسباق ہیں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ اور اہلِ بیت کی قربانی ہر مسلمان کے لیے سبق ہے کہ وہ دین، امت اور حق کی حفاظت کے لیے کردار ادا کرے۔

خلاصہ اور عملی تجاویز:

1. حق پر ثابت قدمی: ہر مسلمان کو ظلم اور فساد کے خلاف ہمیشہ کھڑا ہونا چاہیے۔

2. اتحاد اور بھائی چارہ: امت میں اختلافات کے باوجود ایک دوسرے کے لیے قربانی اور تعاون لازمی ہے۔

3.قربانی کی اہمیت: دین، امت اور اصولوں کی حفاظت کے لیے جان، مال اور وقت کی قربانی دینی چاہیے۔

4. وفاداری اور قیادت کی حمایت: امت میں علمائ کرام اور رہنماؤں کی رہنمائی کے پیچھے متحد رہنا ضروری ہے

5. علم و عمل: علم حاصل کرنا اور اسے عملی زندگی میں نافذ کرنا امت کی ترقی اور بقاء کے لیے ضروری ہے

6. صبر و استقلال: مشکلات اور خطرات کے وقت صبر اور ثابت قدمی اختیار کرنا حق کی راہ میں کامیابی کی کنجی ہے

تشریح:

کربلا ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ امتِ مسلمہ کا حقیقی کردار حق کی راہ میں قربانی، اتحاد، صبر اور عملی کردار کے ذریعے ہی نمایاں ہوتا ہے۔ اہلِ بیت کی قربانی ہمیں آج بھی یہ پیغام دیتی ہے کہ دین اسلام اور امت مسلمہ کی حفاظت کے لیے ہر مسلمان کو عملی اور مستحکم کردار ادا کرنا چاہیے۔

<u>موضوع: کربلا – اسباق کو عملی زندگی میں نافذ کرنا (اہلِ سنّت کی نظر)</u>

اہلِ سنّت والجماعت کے علماء کے مطابق، کربلا کے واقعات ہمیں صرف سبق پڑھنے کے لیے نہیں بلکہ روزمرہ زندگی میں عملی طور پر اپنا کر دین اور امت کی حفاظت کے لیے کام کرنے کے لیے بھی ہیں۔

عملی طریقے:

1. حق پر قائم رہنا: روزمرہ زندگی میں جھوٹ، ظلم اور فساد کے خلاف کھڑے رہنا چاہے گھر، معاشرہ یا کام کی جگہ ہو، حق کی حمایت لازمی ہے۔

2. اتحاد اور تعاون: خاندان، محلہ، اور امت کے دوسرے افراد کے ساتھ بھائی چارے اور تعاون قائم رکھنا اختلافات کو نظرانداز کر کے محبت اور اتحاد کو ترجیح دینا

3. قربانی کا جذبہ: اپنی وقت، مال، یا وسائل کا حصہ دوسروں کی مدد کے لیے دینا ضرورت مندوں، یتیموں اور غریبوں کے لیے قربانی دینا امت میں اتحاد پیدا کرتا ہے

4. وفاداری اور عدل: قیادت یا علمائے کرام کی رہنمائی کے مطابق عمل کرنا اور امت میں عدل و انصاف قائم رکھنا

5. صبر و استقلال: مشکلات اور چیلنجز کے وقت صبر، ثابت قدمی اور تحمل اختیار کرنا، تاکہ دین اور حق کی راہ پر ثابت قدمی قائم رہے

6. علم اور عمل کا امتزاج: علم حاصل کرنا اور اسے عملی زندگی میں نافذ کرنا، تاکہ امت کی بقاء اور دین کی حفاظت ممکن ہو

تشریح:

کربلا ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ امتِ مسلمہ کے لیے حقیقی کردار حق کی راہ میں قربانی، اتحاد، صبر، وفاداری اور عملی کردار کے ذریعہ ہی نمایاں ہوتا ہے امام حسین رضی اللہ عنہ اور اہلِ بیت کی قربانی آج بھی مسلمانوں کے لیے

مشعل راہ ہے کہ دین اسلام، امت مسلمہ اور حق کی راہ میں ہر فرد عملی کردار ادا کرے۔

موضوع: کربلا کے اسباق اور آج کے عالمی حالات میں امتِ مسلمہ کے لیے اتحاد (اہلِ سنّت کی نظر)

اہلِ سنّت والجماعت کے علماء کے مطابق، کربلا کے واقعات صرف ماضی کی قربانیوں تک محدود نہیں بلکہ آج کی امتِ مسلمہ کے لیے عملی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ آج دنیا کے کئی خطوں میں مسلمانوں پر ظلم، تشدد اور دباؤ بڑھ گیا ہے، اور یہ حالات امت کے لیے ایک بڑی آزمائش ہیں۔

واقعہ اور سبق:

کربلا میں امام حسین رضی اللہ عنہ اور اہلِ بیت نے اپنے ذاتی مفادات کو پس پشت ڈال کر امتِ مسلمہ اور دینِ اسلام کی حفاظت کے لیے قربانی دی۔ اہلِ سنّت کے علماء اس واقعے سے ہمیں یہ سبق دیتے ہیں کہ:

1. ظلم کے خلاف کھڑے ہونا: آج بھی اگر مسلمانوں کو دبایا جا رہا ہے، ان کے حقوق چھینے جا رہے ہیں یا وہ مظالم کا شکار ہیں، تو اتحاد اور یکجہتی ہی سب سے بڑی طاقت ہے۔

2. امت میں یکجہتی: کربلا کے ساتھیوں کی طرح آج بھی اختلافات کو پس پشت ڈال کر امت کے لیے متحد ہونا ضروری ہے۔

3. حق کی حفاظت: امت کے ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ ظلم، فساد اور تشدد کے خلاف کھڑا ہو اور اپنے وسائل، علم اور کردار کے ذریعے دین اور امت کی حفاظت کرے۔

4. قربانی اور صبر: آج کے عالمی حالات میں مالی، جسمانی یا اخلاقی قربانی دینے سے امت مضبوط اور مستحکم رہ سکتی ہے۔

تشریح:

کربلا آج کی امت مسلمہ کے لیے مشعل راہ ہے کہ امت کو حق کی راہ میں متحد، ثابت قدم اور باہمی تعاون کرنے والا ہونا چاہیے۔ اگر مسلمان عالمی دباؤ، ظلم یا تشدد کے وقت ایک دوسرے کے ساتھ متحد رہیں تو یہی اصل اتحاد ہے جو دین اسلام اور امت کی بقاء کے لیے ضروری ہے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کی قربانی ہمیں یہ پیغام دیتی ہے کہ اتحاد صرف الفاظ سے نہیں بلکہ عملی قربانی، بھائی چارے اور حق پر قائم رہنے سے قائم ہوتا ہے۔

موضوع: اولیائے کشمیر، کربلا کے اسباق اور امتِ مسلمہ کے لیے عملی رہنمائی (اہلِ سنّت کی نظر)

کشمیر کی صوفی روایات — خصوصاً شیخِ الاَلام نورُالدّین (نُند رِشی) اور رِشی طریقت — نے صلح، غیر تشدد، بھائی چارے اور عمومی انسان دوستی کی تعلیم دی، اور مقامی لوگوں کو اسلام کے اصل پیغام سے قریب کیا۔ یہ روایت زبانِ عوام میں دعوتِ حق، شریعت کے ساتھ سادگی اور بین المذہبی ہم آہنگی کو فروغ دیتی رہی۔

کئی تاریخی مجموعے اور تذکرے—جیسے Auliya-e-Kashmir اور تذکراتِ سیرت—میں ان اولیاء کے اخلاقی نمونوں، محلے داروں کے ساتھ میل جول اور پرامن تبلیغ کے واقعات درج ہیں، جو بتاتے ہیں کہ ان کا کام کسی مخصوص فرقے کے لیے محدود نہیں تھا بلکہ پوری قوم اور امت کے فائدے کے لیے تھا۔

سبق (اہم نکات):

1. اولیاءِ کشمیر نے دعوتِ اسلام میں تشدد کو ترک کیا اور رُخ عوامی زبان و سادگی کی طرف رکھا — یہی حقیقی دعوت ہے جو لوگوں کو بدلے سے جوڑتی ہے۔

2. جب اختلاف رائے کو دشمنی نہ بنایا جائے بلکہ ادب، علم اور شریعت کے اندر حل کیا جائے، تو امت میں بقا اور قوت برقرار رہتی ہے۔

3. کربلا کا پیغام اور کشمیری اولیاء کا طریقِ تبلیغ دونوں ہمیں سکھاتے ہیں: حقیقی اتحاد وہ ہے جو حق، صبر اور بردباری پر قائم ہو۔

<u>دعوت</u>:

آئیے! اولیائے کاملین کے ان اسباق سے سیکھیں — ان کی سادگی، تحمل اور امن پسندی کو اپنائیں — تاکہ آج کے مشکل حالات میں ہم نہ صرف نظریاً بلکہ عملی طور پر متحد ہوں اور امتِ مسلمہ کے لیے حقیقی کردار ادا کریں۔

موضوع: اولیائے کاملین کی کشمیر آمد – اتحاد اور امت کے لیے سبق

اہلِ سنّت والجماعت کے علماء کے مطابق، جب اولیائے کاملین کشمیر میں پہنچے، تو یہاں کی عوام کا مذہبی اور معاشرتی منظرنامہ مختلف تھا۔ زیادہ تر لوگ غیر مسلم تھے اور پہلے کسی بھی مسلک کی مذہبی شناخت محدود تھی۔ بلبل شاہ اور دیگر علاقوں میں مختلف مسالک کے لوگ رہتے تھے، لیکن صوفیاء نے یہاں پہنچ کر تشدد، نفرت یا تفرقہ بازی کو کبھی فروغ نہیں دیا۔

واقعہ:

جب امیرِ کبیر میر سید علی المدانی رحمت اللہ علیہ اور دیگر علمائے صوفی کشمیر آئے، تو وہ ایک مخصوص مسلک سے تعلق رکھتے تھے، لیکن انہوں نے امتِ مسلمہ کے اتحاد اور مقامی لوگوں کے احترام کو مقدم رکھا۔ انہوں نے تبلیغ اسلام کے دوران ہر شخص کو عزت دی، اختلافات کو نظرانداز کیا، اور سب کو ایک ساتھ لے کر چلنے کی راہ دکھائی۔

انہوں نے کسی مسلک کے لیے قبضہ یا تشدد نہیں کیا۔

انہوں نے اختلافات کو دشمنی میں بدلنے سے بچایا اور اخلاق، علم اور شریعت کے دائرے میں حل کو ترجیح دی۔

سبق:

1. امتِ مسلمہ میں حقیقی اتحاد وہ ہے جو اختلافات کے باوجود بھائی چارے، امن اور تعاون پر قائم ہو۔

2. کسی بھی علاقے میں دعوتِ اسلام یا امت کی رہنمائی کے لیے تشدد یا تفرقہ نہیں بلکہ بردباری اور محبت سب سے بڑا ہتھیار ہے۔

3. اولیائے کاملین کی مثال آج بھی ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ حق کی راہ میں اتحاد قائم رکھنے کے لیے تحمل، صبر اور عملی کردار ضروری ہیں۔

تشریح:

کشمیر میں اولیائے کاملین، خصوصاً امیر کبیر میر سید علی المدانی رحمت اللہ علیہ، نے یہ واضح کیا کہ مسلمانوں کا حقیقی کردار حق، علم، اخلاق اور

اتحاد پر قائم رہنا ہے۔ انہوں نے یہ سبق دیا کہ امتِ مسلمہ میں اختلاف رائے، مسالک یا مذہبی تنوع کے باوجود سب کو بھائی چارے اور یکجہتی کے دائرے میں رکھنا لازمی ہے۔

موضوع: اولیاء کرام کی تعلیمات اور امتِ مسلمہ کے اتحاد کے لیے رہنمائی:

اہلِ سنّت والجماعت کے علماء کے مطابق، جب اولیاء کرام نے اپنی زندگیوں میں امتِ مسلمہ کے اتحاد کو فروغ دیا، تو ان کی تعلیمات اور عمل نے مسلمانوں کو ایک دوسرے کے قریب کیا۔ ان بزرگوں کی زندگیوں سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اختلافات کے باوجود، محبت، احترام اور تعاون کے ذریعے امت کو متحد رکھا جا سکتا ہے۔

واقعہ ۱: حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانی رحمت اللہ علیہ

حضرت امیر کبیر رحمت اللہ علیہ نے کشمیر میں اسلام کی تبلیغ کے دوران مقامی لوگوں کے ساتھ حسنِ سلوک اور رواداری کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے مختلف مسالک کے لوگوں کے ساتھ میل جول بڑھایا اور ان کے درمیان اتحاد قائم کرنے کی کوشش کی۔ ان کی تعلیمات میں "توحید" اور "اخوت" پر زور دیا گیا، جس سے لوگوں میں بھائی چارے کا جذبہ پیدا ہوا۔

واقعہ ۲: حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی رحمت اللہ علیہ

حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی رحمت اللہ علیہ کی زندگی میں ایک واقعہ ملتا ہے کہ جب وہ سفر پر روانہ ہوئے، تو راستے میں ڈاکوؤں نے انہیں گرفتار کیا۔ ڈاکوؤں نے ان سے مال و دولت کے بارے میں پوچھا، تو حضرت رحمت اللہ علیہ نے اپنی والدہ کی نصیحت یاد کرتے ہوئے سچ بولا کہ ان کے پاس صرف اسی مقدار میں مال ہے جو ان کی والدہ نے ان کے کپڑوں میں سی دیا تھا۔ اس سچائی اور ایمانداری نے ڈاکوؤں کو متاثر کیا اور وہ حضرت رحمت اللہ علیہ کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آئے۔

واقعہ ۳: حضرت شاہ باہاؤالدین نقشبندی رحمت اللہ علیہ

حضرت شاہ باہاؤالدین نقشبندی رحمت اللہ علیہ کی تعلیمات میں "محبت" اور "خدمتِ خلق" پر زور دیا گیا انہوں نے اپنی زندگی میں لوگوں کے درمیان محبت اور بھائی چارے کو فروغ دیا ان کی تعلیمات نے مسلمانوں کو ایک دوسرے کے قریب کیا اور امتِ مسلمہ کے اتحاد میں مدد فراہم کی

سبق:

1. اختلافات کے باوجود اتحاد: اولیاء کرام کی زندگیوں سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ مختلف مسالک اور آراء کے باوجود، محبت اور احترام کے ذریعہ امت کو متحد رکھا جا سکتا ہے

2. سچائی اور ایمانداری: حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی رحمت اللہ علیہ کے واقعے سے یہ سبق ملتا ہے کہ سچائی اور ایمانداری انسان کو عزت اور کامیابی کی راہ پر گامزن کرتی ہے

3. محبت اور خدمتِ خلق: حضرت شاہ باہاؤالدین نقشبندی رحمت اللہ علیہ کی تعلیمات میں محبت اور خدمتِ خلق پر زور دیا گیا، جو امتِ مسلمہ کے اتحاد کے لیے ضروری ہیں

تشریح:

حضرت امیر کبیر رحمت اللہ علیہ، حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی رحمت اللہ علیہ اور حضرت شاہ باہاؤالدین نقشبندی رحمت اللہ علیہ کی زندگیوں سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ امتِ مسلمہ کے اتحاد کے لیے ضروری ہے کہ ہم ایک دوسرے کے اختلافات کو برداشت کریں، سچائی اور ایمانداری کو اپنائیں اور محبت و خدمتِ خلق کے ذریعے ایک دوسرے کے قریب آئیں ان بزرگوں کی تعلیمات اور عمل ہمارے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہیں

موضوع: صوفیائے کشمیر – کردار، اخلاق اور امتِ مسلمہ کے لیے سبق

صوفیائ کشمیر ن ہمیش امتِ مسلم کو اتحاد اور اخلاقی تربیت پر زور دیا اہلِ سنّت والجماعت کے علماء کے مطابق، ان بزرگوں کی زندگی کا مقصد صرف لوگوں کو مذہب سکھانا نہیں بلکہ ان کے کردار اور اخلاق کے ذریعہ امت میں بھائی چارہ قائم کرنا تھا

واقعہ:

صوفیائ کشمیر ہمیش لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہتے تھے

کسی کو کافر یا مشرک نہیں کہا جاتا تھا

کسی مسلمان بھائی کو ظالم یا گناہگار نہیں کہا جاتا تھا، بلکہ ان کی غلطیوں کو بردباری اور نصیحت کے ذریعہ درست کرنے کی کوشش کی جاتی تھی

اگر کوئی شخص واقعی کافر بھی ہوتا، تو ان کی محبت، صبر اور اخلاق کے اثر سے وہ کلمہ پڑھنے اور اسلام قبول کرنے کے قریب آتا تھا

اہلِ سنّت کی کتابوں میں نقل ہے کہ:

حضرت امیر کبیر میر سید علی المدانی رحمت اللہ علیہ کے شاگرد اور مقامی عوام اکثر اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ ان کی شخصیت اور کردار سے لوگ اسلام کی طرف راغب ہوتے تھے

حضرت نُند رِشی اور دیگر اولیاء کے ساتھ تعلق رکھنے والے لوگ بتاتے ہیں کہ وہ کبھی کسی پر الزام یا نفرت نہیں کرتے تھے بلکہ محبت اور حسنِ سلوک سے مسائل حل کرتے تھے_

سبق:

1. اخلاقی کردار کی اہمیت: امت میں حقیقی اتحاد صرف دعووں سے نہیں بلکہ عمل اور کردار سے قائم ہوتا ہے

2. بردباری اور نصیحت: اختلافات اور غلطیوں کو تحمل اور نصیحت کے ذریعے حل کرنا امت میں بھائی چارے قائم رکھنے کا ذریعے ہے۔

3. دعوتِ حق کا طریقہ: محبت، اخلاق اور حسنِ سلوک کے ذریعے لوگوں کو دین کی طرف لانا سب سے مؤثر ہے۔

تشریح:

صوفیائے کشمیر نے ہمیں یہ سکھایا کہ امتِ مسلمہ میں اتحاد، بھائی چارے اور دین کی حفاظت صرف طاقت اور الزام سے نہیں بلکہ محبت، صبر اور حسنِ سلوک سے ممکن ہے۔ ان بزرگوں کا کردار آج بھی مسلمانوں کے لیے عملی رہنمائی ہے کہ اختلافات اور غلطیوں کے باوجود سب کے ساتھ محبت اور تعاون کے ساتھ پیش آئیں۔

<u>موضوع: امتِ مسلمہ – وحدت، صحابۂ کرام اور انبیاء کے قصص (اہلِ سنّت کی نظر)</u>

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے امتِ مسلمہ کو ایک متحد امت بنا کر چھوڑا، کوئی چھوٹا مکتب یا محدود گروہ نہیں بنایا بلکہ ہر مسلمان کو ایک بڑے خاندان اور امت کے حصے کے طور پر رکھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں ہر چیز امت کے لیے کی اور انہیں صحیح رہنمائی دی۔

قرآن و حدیث:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا"

(سورہ آل عمران: ۱۰۳)

ترجمہ: "سب مل کر اللہ کی رسی کو پکڑو اور بکھرنے نہ پاؤ۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

<u>"المؤمنونَ كالجسد الواحد إذا اشتكى منه عضو تداعى له سائر الجسد بالسهر والحمى"</u>

ترجمہ: "مومن ایک جسم کی مانند ہیں، اگر جسم کا ایک حصہ تکلیف میں ہو تو پورا جسم جاگ کر اس کی مدد کرتا ہے۔"

صحابہ کرام کا اتحاد:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کے مطابق وقتاً فوقتاً امت کو اتحاد کا درس دیا۔ اختلافات کے باوجود وہ ہمیشہ امت کی حفاظت، دین کی بقاء اور بھائی چارہ قائم رکھنے کے لیے سرگرم رہے۔

<u>انبیاء کے قصص سے سبق:</u>

1. حضرت نوح علیہ السلام: ان کی امت نے ان کے پیغام کو نظر انداز کیا اور بکھر گئی تو اللہ تعالیٰ نے طوفان کے ذریعے عذاب بھیجا۔

2. حضرت ابراہیم علیہ السلام: انہوں نے امت کو ایک خدا کی عبادت اور اتحاد کی دعوت دی۔ جو لوگ ان کی ہدایات پر متحد ہوئے، اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا۔

3. حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل: جب بنی اسرائیل تقسیم ہوئے اور ایک دوسرے کے خلاف ہوگئے تو اللہ کے عذاب اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

سبق:

1. امت کی وحدت سب سے بڑی نعمت ہے۔
2. اختلافات کو دشمنی میں بدلنے سے اللہ کا عذاب نازل ہو سکتا ہے۔
3. صحابہ کرام اور انبیاء کی تعلیمات ہمیں سکھاتی ہیں کہ حق اور اتحاد کے لیے صبر، نصیحت اور بھائی چارہ ضروری ہے۔
4. قیامت کے دن ہر مسلمان سے پوچھا جائے گا کہ دین اسلام اور امتِ مسلمہ کے لیے کیا کردار ادا کیا؟ یہ کسی خاص فرقے کے لیے نہیں بلکہ سب مسلمان ایک ساتھ ہیں۔

تشریح:

اللہ تعالیٰ نے امتِ مسلمہ کو ایک جسم کی مانند بنایا تاکہ وہ ایک دوسرے کے لیے مددگار، متحد اور صبر و تعاون کے اصول پر عمل کریں۔ صحابہ کرام اور انبیاء کی مثالیں آج بھی مسلمانوں کے لیے مشعل راہ ہیں کہ دین اسلام کی حفاظت اور امتِ مسلمہ کا اتحاد ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔

<u>موضوع: امتِ مسلمہ کے آج کے عالمی حالات میں اتحاد اور قربانی (اہلِ سنّت کی نظر)</u>

اہلِ سنّت والجماعت کے علماء کے مطابق، امتِ مسلمہ آج دنیا کے مختلف خطوں میں ظلم، تشدد اور دباؤ کا سامنا کر رہی ہے۔ اس وقت اتحاد، بھائی چارے اور قربانی کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ کربلا، صوفیائے کشمیر اور صحابہ کرام کی زندگیوں سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ امت کو مضبوط اور محفوظ رکھنے کے لیے یکجہتی اور عملی کردار لازمی ہے۔

واقعے اور سبق:

1. ظلم کے خلاف متحد ہونا: کربلا میں امام حسین رضی اللہ عنہ اور اہلِ بیت کی قربانی ہمیں سکھاتی ہے کہ حق کے لیے ہر قسم کے دباؤ اور ظلم کے وقت متحد ہونا ضروری ہے۔

2. اتحاد اور بھائی چارہ: اولیائے کشمیر، جیسے امیر کبیر میر سید علی المدانی رحمت اللہ علیہ، نے اختلافات کے باوجود مقامی لوگوں کو متحد کیا اور محبت، اخلاق اور نصیحت کے ذریعے امت میں اتحاد قائم رکھا۔

3. قربانی کا جذبہ: آج بھی مالی، جسمانی یا اخلاقی قربانی کے بغیر امت مضبوط نہیں رہ سکتی۔ امت کے ہر فرد کو دین، حق اور بھائی چارہ قائم رکھنے کے لیے قربانی دینی چاہیے۔

4. علم و عمل: امت کو صرف علم حاصل کرنے سے کام نہیں چلتا بلکہ اسے عملی زندگی میں نافذ کرنا ضروری ہے، تاکہ دین اسلام کی حفاظت اور امت کی ترقی ممکن ہو

تشریح:

کربلا، صحابہ کرام، صوفیائے کشمیر اور دیگر اولیاء کی زندگیوں سے یہ سبق ملتا ہے کہ امتِ مسلمہ کے لیے حقیقی اتحاد وہ ہے جو حق، صبر، قربانی، بھائی چارے اور عملی کردار پر قائم ہو آج کے عالمی حالات میں مسلمانوں کو چاہیے کہ اختلافات، دباؤ اور دشمنیوں کے باوجود ایک دوسرے کے ساتھ متحد، مستحکم اور حق پر قائم رہیں

موضوع: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم – اتحاد اور رحمتِ عالمیت

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک خود اتحاد کی مظہر ہے وہ صرف کسی ایک مسلک یا فرقے کے نہیں بلکہ سب انسانیت کے لیے رحمت ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ"

(سورہ الانبیاء: ۱۰۷)

ترجمہ: "اور ہم نے آپ کو دنیا والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا"

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت ہر انسان کے لیے ہے، کسی ایک گروہ یا مکتب کے لیے محدود نہیں اہلِ سنّت والجماعت کے علماء اس سے یہ سبق لیتے ہیں کہ امتِ مسلمہ کو بھی تمام مسلمانوں میں اتحاد قائم رکھنا چاہیے

واقعہ اور سبق:

1. حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اختلافات اور دشمنیاں موجود تھیں، لیکن آپ نے ہمیشہ رحمت، صبر اور نصیحت کے ذریعہ لوگوں کو جوڑا۔

2. صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسی رہنمائی کے مطابق امت میں اختلافات کے باوجود اتحاد قائم رکھا۔

3. حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شخص کو احترام دیا اور کسی کو حقیر نہیں جانا، چاہے وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم، یہ تعلیم امتِ مسلمہ کے لیے آج بھی مشعل راہ ہے۔

توجیہ:

جیسے اللہ تعالیٰ ہر کسی کا رب ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی سب انسانیت کے لیے رحمت ہیں۔

امتِ مسلمہ کو چاہیے کہ وہ اختلافات، مسالک اور فرقہ واریت کو پس پشت ڈال کر حق، محبت اور بھائی چارے کی بنیاد پر متحد ہو۔

یہی عمل امت کے بقا، دین کی حفاظت اور قیامت میں جواب دہی کے لیے ضروری ہے۔

تشریح:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور ان کی تعلیمات ہمیں سکھاتی ہیں کہ امتِ مسلمہ کے لیے حقیقی اتحاد کسی ایک فرقہ یا گروہ تک محدود نہیں بلکہ تمام مسلمانوں اور انسانیت کے لیے رحمت کی طرح ہونا چاہیے۔ اختلافات کے باوجود سب کو بھائی چارے، محبت اور تعاون کے دائرہ میں رکھنا دین اسلام کی اصل روح ہے۔

<u>موضوع: محدثین، مفسرین اور مجتہدین کرام کی تعلیمات – امتِ مسلمہ کے اتحاد کے لیے رہنمائی</u>

آغاز: اہلِ سنّت والجماعت کے علماء اور محدثین کرام نے ہمیشہ امتِ مسلمہ کو جوڑنے کی کوشش کی ہے۔ ان بزرگوں کی تصانیف اور اقوال میں امت کے اتحاد کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔ ان کی زندگیوں اور کتابوں سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ علم کا مقصد امت کو جوڑنا اور فرقہ واریت سے بچانا ہے۔

کتب اور اقوال:

1. امام بخاری رحمۃ اللہ: امام بخاری نے اپنی کتاب "الجامع الصحیح" میں کتاب العلم کے تحت علم کی اہمیت اور اس کے مقصد کو بیان کیا ہے۔ انہوں نے علم کو امت کی فلاح اور اتحاد کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

2. امام مسلم رحمۃ اللہ: امام مسلم نے اپنی کتاب "صحیح مسلم" میں بھی علم کی اہمیت اور اس کے ذریعہ امت کو جوڑنے کی کوششوں کو بیان کیا ہے۔

3. امام ترمذی رحمۃ اللہ: امام ترمذی نے اپنی کتاب "جامع ترمذی" میں کتاب العلم اور کتاب القدر کے تحت علم اور تقدیر کے مسائل پر روشنی ڈالی ہے، جو امت کے اتحاد کے لیے اہم ہیں۔

4. امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ: امام ابن تیمیہ نے اپنی کتاب "الفتاوی" میں امت کے اتحاد کی اہمیت کو بیان کیا ہے اور فرقہ واریت سے بچنے کی تلقین کی ہے۔

5. امام ابن قیم رحمۃ اللہ: امام ابن قیم نے اپنی کتاب "مدارج السالکین" میں امت کے اتحاد اور فرقہ واریت سے بچنے کی اہمیت کو بیان کیا ہے۔

سبق: ان علماء کی تصانیف اور اقوال سے یہ سبق ملتا ہے کہ:

علم کا مقصد امت کو جوڑنا اور فرقہ واریت سے بچانا ہے۔

امت کے اتحاد کے لیے علم کا صحیح استعمال ضروری ہے۔

فرقہ واریت سے بچنے کے لیے علماء کا کردار اہم ہے۔

تشریح:

محدثین، مفسرین اور مجتہدین کرام نے اپنی زندگیوں اور تصانیف کے ذریعے امتِ مسلمہ کو جوڑنے کی کوشش کی ہے۔ ان کی تعلیمات اور اقوال ہمیں سکھاتے ہیں کہ علم کا مقصد صرف ذاتی فائدہ نہیں بلکہ امت کی فلاح اور اتحاد ہے۔ آج کے دور میں بھی ہمیں ان بزرگوں کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے امت کے اتحاد کے لیے کام کرنا چاہیے۔

موضوع: امتِ مسلمہ کا یکجہتی اور موجودہ تفرقہ بازی:

اہلِ سنّت والجماعت کے علماء کے مطابق، امتِ مسلمہ کے لیے سب سے بڑا چیلنج آج یہ ہے کہ ہمارا خدا ایک ہے، ہمارا قرآن ایک ہے، ہمارا کعبہ ایک ہے، اور ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک ہے، پھر ہم الگ الگ کیوں بکھر گئے ہیں؟

تجزیہ:

1. خدا ایک ہے: اللہ تعالیٰ سب کا رب ہے، سب کے لیے ایک ہی ہدایت والا، ایک ہی قانون بنانے والا۔

2. قرآن ایک ہے: یہ کتاب سب مسلمانوں کے لیے رہنمائی ہے، نہ کہ کسی مخصوص فرقے کے لیے۔

3. کعبہ ایک ہے: ہر مسلمان، چاہے وہ کسی بھی مسلک سے تعلق رکھتا ہو، اسی مقدس مقام کی طرف رخ کرتا ہے۔

4. نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہیں: وہ سب انسانیت کے لیے رحمت ہیں، کسی ایک گروہ یا فرقے کے لیے مخصوص نہیں۔

وجہ تفرقہ کی:

اہلِ سنّت کے علماء کے مطابق، اختلافات کی اصل وجہ علم، اخلاق اور بھائی چارے میں کمی، اور غلط فہمیوں کا بڑھ جانا ہے۔ جب لوگ اپنی رائے کو حق

پر ترجیح دیتے ہیں اور دوسروں کی رائے کا احترام نہیں کرتے، تو امت بکھر جاتی ہے۔

سبق:

1. امت کو چاہیے کہ وہ اپنے اختلافات کو علم، نصیحت اور احترام کے دائرے میں حل کرے۔

2. سب مسلمانوں کو یہ سمجھنا ہوگا کہ قرآن، خدا، کعبہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب کا مشترکہ اثاثہ ہیں۔

3. اتحاد ہی امت کی بقاء، دین کی حفاظت اور قیامت میں جواب دہی کا سبب ہے۔

تشریح:

اگر ہم حقیقی معنوں میں اپنا مشترکہ ایمان، قرآن اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات یاد رکھیں، تو امت کے بکھرنے کا خطرہ کم ہو جائے گا۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اختلافات کو دشمنی میں بدلنے کی بجائے بردباری، نصیحت اور محبت کے ساتھ حل کریں، تاکہ امتِ مسلمہ واقعی ایک جسم کی طرح متحد رہے۔

<u>موضوع: امتِ مسلمہ کے اتحاد کے لیے عملی اقدامات اور تربیتی رہنمائی</u>

اہلِ سنّت والجماعت کے علماء کے مطابق، امتِ مسلمہ کا اتحاد صرف نظریاتی گفتگو سے نہیں بلکہ عملی اقدامات سے ممکن ہے۔ آج کے عالمی اور

مقامی حالات میں امت کو چاہیے کہ وہ اختلافات کے باوجود متحد، مستحکم اور عملی طور پر ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں۔

عملی اقدامات:

1. علم اور تعلیم کی اشاعت: امت کے ہر فرد کو دین اسلام کی صحیح تعلیم حاصل کرنی چاہیے تاکہ اختلافات کے سبب بکھراؤ نہ پیدا ہو۔

2. اخلاق اور حسنِ سلوک: ہر مسلمان کو بھائی چارے، محبت اور صبر کے اصولوں پر عمل کرنا چاہیے۔ کسی کو کافر یا گناہگار نہیں کہنا چاہیے بلکہ غلطیوں کو نصیحت اور محبت سے دور کرنا چاہیے۔

3. اجتماعی قربانی اور تعاون: امت کے ہر فرد کو دین، حق اور بھائی چارے قائم رکھنے کے لیے اپنی وقت، مال اور وسائل قربان کرنے کی تیاری رکھنی چاہیے۔

4. صحابہ کرام اور اولیاء کی تعلیمات پر عمل: صحابہ کرام، صوفیائے کشمیر اور دیگر اولیاء کی زندگیوں سے سبق لے کر امت میں اتحاد قائم رکھنا چاہیے۔

5. اختلافات کو دشمنی میں نہ بدلنا: اختلافات کو برداشت کرنا اور ادب و علم کے دائرے میں حل کرنا امت کی بقاء کے لیے ضروری ہے۔

تشریح:

امتِ مسلمہ کے اتحاد کے لیے عملی اقدامات سے مراد یہ ہے کہ ہر مسلمان اپنے عمل، اخلاق اور علم کے ذریعے امت کو جوڑنے کی کوشش کرے۔ اختلافات، مسالک اور نظریات کے باوجود محبت، احترام اور نصیحت کے ذریعے امت مضبوط ہو سکتی ہے۔ صحابہ کرام اور اولیاء کی زندگیوں کی مثالیں آج بھی امت کے لیے مشعل راہ ہیں۔

موضوع: اتحاد قائم کرنے میں شخص پرستی سے بچاؤ

آغاز:

اہلِ سنّت والجماعت کے علماء کے مطابق، امتِ مسلمہ میں حقیقی اتحاد قائم کرنے کے لیے شخص پرستی سے بچنا لازمی ہے۔ کسی شخص کی بات صرف اس وقت مانی جائے جب وہ قرآن و حدیث کا صحیح مفہوم بیان کرے، نہ کہ اپنی انا یا شہرت کے لیے امت کے سامنے آئے۔

تشریح اور رہنمائی:

1. شخص پرستی کا خطرہ:

اگر کسی کی بات اس کی شخصیت یا شہرت کی وجہ سے مانی جائے اور وہ قرآن و حدیث کے اصولوں سے ہٹ کر رائے دے، تو یہ اصل اتحاد کو نقصان پہنچاتا ہے۔

ایسا شخص اپنی انا اور تعریف و تحسین کے لیے بات کرتا ہے، نہ کہ دین اور امت کی بھلائی کے لیے۔

2. نوجوانوں کو بچانا:

نوجوانوں کو ایسے ماحول سے بچانا چاہیے جہاں شخص پرستی اور فخر و تکبر کی تعلیم دی جاتی ہو۔

حقیقی اتحاد وہ ہے جو علم، نصیحت اور حق پر مبنی رہنمائی کے ذریعے قائم ہو، نہ کہ کسی شخص کی تعریف یا شہرت کی بنیاد پر

3. اصل مقصد:

امت کے اتحاد کا مقصد دین کی حفاظت اور بھائی چارے کا قیام ہے۔

شخص پرستی، تعارف بازی یا اپنی تعریف و شہرت کے لیے بات کرنے والے افراد جوانوں کو اصل اتحاد سے دور کرتے ہیں۔

سبق:

امت میں اتحاد قائم کرنے کے لیے ہر فرد کو یہ دیکھنا ہوگا کہ کیا بات قرآن و سنت کے مطابق ہے یا نہیں۔

شخص پرستی اور انا پرستی کی بنیاد پر امت کو جوڑنے کی کوشش ناکام رہتی ہے۔

حقیقی اتحاد وہ ہے جو علم، نصیحت اور محبت کے ذریعے قائم ہو، نہ کہ تعریف و شہرت کے ذریعے۔

نتیجہ:

اگر امت کے ہر فرد، خاص طور پر نوجوان، شخص پرستی اور انا پرستی سے بچیں، تو اتحاد مضبوط اور دین محفوظ رہ سکتا ہے۔ اتحاد کا اصل معیار حق، علم اور اخوت ہے، نہ کہ کسی شخصیت کی تعریف یا شہرت۔

موضوع: قرآن مجید کی روشنی میں امتِ مسلمہ کا اتحاد

آغاز:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں امتِ مسلمہ کو ایک متحد امت بننے کی واضح ہدایت دی ہے۔ اتحاد نہ صرف امت کی بقاء کے لیے ضروری ہے بلکہ یہ دین اسلام کی حفاظت اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کا بھی سبب ہے۔

اہم آیات:

1. سورہ آل عمران، آیت ۱۰۳:

"وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا"

ترجمہ: "سب مل کر اللہ کی رسی کو پکڑو اور بکھرنے نہ پاؤ۔"

یہ آیت امتِ مسلمہ کو ایک رہنے، اتحاد قائم رکھنے اور تفریق سے بچنے کی صریح ہدایت ہے۔

2. سورہ الحجرات، آیت ۱۰:

"إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ"

ترجمہ: "مومن ایک دوسرے کے بھائی ہیں، پس اپنے بھائیوں کے درمیان صلح قائم کرو"

45

آیت ہمیں یاد دلاتی ہے کہ ہر مسلمان ایک دوسرے کا بھائی ہے، اختلافات کو دشمنی میں بدلنے کی بجائے صلح اور محبت سے حل کرنا چاہیے

3. سورہ الفرقان، آیت ۵۵:

"وَاعْتَصِمُوا بِالْحَبْلِ الَّذِي أَمَرَكُمْ بِهِ رَبُّكُمْ"

ترجمہ: "اور اس رسی کو مضبوطی سے پکڑو جس کی تمہیں تمہارے رب نے ہدایت کی ہے"

اس آیت میں امت کو نصیحت کی گئی ہے کہ دین کے اصولوں پر قائم رہ کر متحد رہیں

سبق:

قرآن مجید ہمیں واضح طور پر ہدایت دیتا ہے کہ امتِ مسلمہ کو ایک رہنا چاہیے

اتحاد کا معیار علم، نصیحت، اخوت اور قرآن و سنت کی پیروی ہے

بکھراؤ، دشمنی یا فرقہ واریت امت کی بقاء اور دین کی حفاظت کے لیے نقصان دہ ہے

تشریح:

قرآن کی تعلیمات کے مطابق امتِ مسلمہ کا اتحاد اللہ کی رضا حاصل کرنے، دین کو محفوظ رکھنے اور مسلمانوں کے درمیان محبت و بھائی چارے قائم رکھنے کے لیے لازم ہے اختلافات اور اختلاف رائے ہو سکتی ہے، لیکن اسے دشمنی میں بدلنے کی بجائے صلح، نصیحت اور قرآن و سنت کی روشنی میں حل کرنا ضروری ہے

باب: اتحادِ امت، قرآن اور اہلِ بیت

حضور اکرم ﷺ نے اپنی امت کے لیے واضح ہدایت فرمائی ہے کہ ہدایت اور کامیابی صرف اسی وقت ممکن ہے جب مسلمان قرآن اور اہلِ بیت کو مضبوطی سے تھام لیں۔ چنانچہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں:

حدیث

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

«إني تارك فيكم ثقلين أولهما كتاب الله فيه الهدى والنور، فخذوا بكتاب الله واستمسكوا به» فحث على كتاب الله ورغب فيه، ثُمَّ قَالَ: «وأهل بيتي، أذكركم الله في أهل بيتي، أذكركم الله في أهل بيتي، أذكركم الله في أهل بيتي .

صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، حديث 2408)

ترجمہ:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"میں تمہارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، پہلی اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے، سو اس کو مضبوطی سے پکڑو" پھر آپ ﷺ نے قرآن کی فضیلت بیان کی اور رغبت دلائی۔ پھر فرمایا: "اور میرے اہلِ بیت! میں تمہیں اللہ کی یاد دلاتا ہوں میرے اہلِ بیت کے بارے میں، میں تمہیں اللہ کی یاد دلاتا ہوں میرے اہلِ بیت کے بارے میں، میں تمہیں اللہ کی یاد دلاتا ہوں میرے اہلِ بیت کے بارے میں۔"

سیاق و سباق:

یہ حدیث مبارکہ اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ امتِ مسلمہ کو گمراہی سے بچنے کے لیے قرآن اور اہلِ بیت دونوں کو ساتھ لے کر چلنا ہوگا۔ قرآن اصول و ہدایت کا سرچشمہ ہے اور اہلِ بیت ان اصولوں کی عملی تفسیر ہیں۔

تشریح:

قرآن امت کو ایک لڑی میں پروتا ہے۔

اہلِ بیت کا احترام اور ان سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔

امت اگر صرف قرآن کو مانے اور اہلِ بیت کو فراموش کر دے تو یہ نبی اکرم ﷺ کی ہدایت کی خلاف ورزی ہے۔

اتحادِ امت اسی وقت ممکن ہے جب قرآن و اہلِ بیت کو ساتھ ساتھ تھاما جائے۔

باب: اتحادِ امت، قرآن اور اہلِ بیت

قرآن مجید نے امت کو بار بار اس بات کی تاکید کی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی اطاعت کریں اور ان کے اہلِ بیت سے محبت رکھیں۔ قرآن اور اہلِ بیت کا ذکر ساتھ ساتھ کرنے کا مقصد یہی ہے کہ امت اپنے دین کو مکمل طور پر سمجھے اور اختلافات سے بچ سکے۔

آیتِ قرآنی:

﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ﴾

(سورۃ الشوریٰ،

ترجمہ:

"آپ (ﷺ) فرما دیجئے کہ میں تم سے اپنی رسالت پر کوئی اجر نہیں مانگتا، مگر صرف اپنے قرابت داروں سے محبت کا۔"

سیاق و سباق:

یہ آیتِ کریمہ اہلِ بیت سے محبت کے وجوب پر دلالت کرتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت سے کوئی دنیاوی مطالبہ نہیں کیا، صرف یہ فرمایا کہ میرے اہلِ بیت سے محبت رکھو، کیونکہ ان کی محبت ایمان کی تکمیل کا ذریعہ ہے۔

تشریح:

اہلِ بیت کی محبت دراصل رسول اللہ ﷺ کی محبت ہے۔

یہ محبت امت کو اتحاد اور اخوت کی طرف لے جاتی ہے۔

قرآن اور اہلِ بیت دونوں کو ساتھ لے کر چلنے سے امت کے اندر اختلافات ختم ہو سکتے ہیں۔

آج ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمان اپنی محفلوں، دروس اور تعلیمی اداروں میں قرآن کے ساتھ ساتھ اہلِ بیت کا ذکر بھی عام کریں۔

: اہل بیت کی محبت اور امت کا حقیقی اتحاد

آج کے حالات میں یہ دیکھنا دردناک ہے کہ جس شخص کا دل اہل بیت کے ذکر سے روشن ہوتا ہے، اسے بعض لوگ شیعہ یا مختلف القاب کے ذریعے ذلیل کرتے ہیں، جبکہ قرآن مجید پڑھنے والے کو عزت دی جاتی ہے اور اسے حاصل قرآن کہا جاتا ہے۔ یہ تضاد ہمیں غور کرنے پر مجبور کرتا ہے کہ کیوں ہم اہل بیت کے تذکرے کرنے والوں کو اپنے دائرے سے الگ کر دیتے ہیں، حالانکہ قرآن اور اہل بیت دونوں ہمارے ایمان اور امت کی یکجہتی کے لیے برابر ضروری ہیں۔

یہ حقیقت ہمارے لیے ایک سبق ہے کہ ہم دونوں کو بیلنس میں رکھیں۔ حضور اکرم ﷺ نے ہمیں یہ سکھایا کہ اہل بیت سے محبت ایمان کا حصہ ہے اور امت کے حقیقی اتحاد کی بنیاد ہے۔

اگر ہم اہل بیت کی محبت کو اپنے دل میں نہ اتاریں، جیسا کہ رسول ﷺ نے ہمیں سکھایا، تب تک ہم واقعی اتحاد قائم نہیں کر سکتے۔ امت کی یکجہتی صرف رسمی اجتماعات یا تقریریں کرنے سے حاصل نہیں ہوتی، بلکہ اہل بیت کے اصولوں اور ان کے اخلاقی پیغام کو اپنے دل و زندگی میں نافذ کرنے سے ممکن ہے۔

آنے والے نسخوں اور نسلوں کے لیے ضروری ہے کہ اہل بیت کی محبت کو اپنے سینوں میں اتاریں، تاکہ مستقبل کی امت حقیقی اخوت، بھائی چارے اور اتحاد کے معیار پر کھڑی ہو سکے۔ جتنا ہم اس محبت میں کامیاب ہوں گے، اتنا ہی ہم امت کے اندر اختلافات کو ختم کر کے حقیقی اتحاد قائم کر سکیں گے۔

نتیجہ:

اہل بیت کی محبت امت میں اتحاد اور اخوت کی بنیاد ہے۔

قرآن اور اہل بیت کو برابر اہمیت دینا ایمان کا تقاضا ہے۔

امت کے اندر حقیقی یکجہتی صرف محبت، اطاعت اور اہل بیت کے اصولوں پر عمل سے ممکن ہے۔

باب: اہل بیت اور امت کی مضبوطی

اہل بیت کی محبت صرف جذباتی لگاؤ نہیں بلکہ امت کی اصل مضبوطی اور اتحاد کی بنیاد ہے۔ آج کے معاشرتی حالات میں ہم دیکھتے ہیں کہ اہل بیت کے تذکرے کو بعض لوگ نظرانداز کرتے ہیں یا اس پر تنقید کرتے ہیں، حالانکہ ان کی محبت اور تعلیمات پر عمل امت کو درست راستے پر لے جاتا ہے۔

اہل بیت کی تعلیمات انسان کے کردار کو سنوارتے ہیں، دلوں میں اخوت اور بھائی چارے پیدا کرتے ہیں، اور اختلافات کو کم کرتے ہیں۔ جب امت اہل بیت کے اصولوں کو اپنی زندگیوں میں نافذ کرتی ہے تو ہر دل میں محبت اور احترام پیدا ہوتا ہے، اور معاشرے ایک مضبوط اور متحد امت کی شکل اختیار کرتا ہے۔

اہل بیت کا ذکر صرف عبادت یا رسمی تقریب میں نہیں بلکہ روزمرہ زندگی کے ہر پہلو میں ہونا چاہیے۔ چاہے یہ تعلیم کا میدان ہو، علمی محفل ہو یا گھریلو زندگی، اہل بیت کی محبت ہر جگہ رہنمائی کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ ان کی سیرت اور ان کے اخلاقی اصول ہمارے دلوں میں اتحاد پیدا کرنے کی سب سے بڑی طاقت ہیں۔

حقیقی اتحاد اسی وقت حاصل ہوتا ہے جب ہم اہل بیت کو دل و جان سے قبول کریں اور ان کے پیغام کو اپنی زندگی میں اتاریں۔ جتنا ہم اہل بیت کی محبت اور ان کی تعلیمات کو اپنی نسلوں میں منتقل کرنے میں کامیاب ہوں گے، اتنا ہی امت کے اندر بھائی چارے اور ہم آہنگی بڑھے گی۔

نتیجہ:

اہل بیت کی محبت امت کو مضبوط اور متحد بناتی ہے۔

ان کی تعلیمات پر عمل کرنے سے اختلافات کم ہوتے ہیں۔

امت کی حقیقی یکجہتی صرف اہل بیت کی محبت اور ان کے اصولوں کی پیروی سے ممکن ہے۔

باب: اہل بیت اور قرآنی روشنی میں اتحاد امت

قرآن مجید میں اہل بیت کا ذکر مختلف انداز میں آیا ہے، کبھی ڈائریکٹ (مستقیم) اور کبھی ان ڈائریکٹ (بالواسطہ)۔ یہ دونوں انداز امت کے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہیں اور ہمیں یہ سکھاتے ہیں کہ حقیقی اتحاد اور محبت اہل بیت کے بغیر ممکن نہیں۔

ڈائریکٹ ذکر میں اللہ تعالیٰ نے اہل بیت کے احترام اور محبت کو واضح طور پر بیان کیا ہے، تاکہ ہر مسلمان ان کے مقام کو پہچان سکے۔ ان ڈائریکٹ انداز میں اہل بیت کے کردار اور ان کی خصوصیات کو مثال کے طور پر پیش کیا گیا ہے، تاکہ امت ان کے اخلاق، کردار اور رہنمائی سے سبق حاصل کرے۔

اہل بیت کی محبت صرف لفظوں تک محدود نہیں، بلکہ اس کا عملی اطلاق ضروری ہے۔ قرآن میں جو تعلیمات اہل بیت کے حوالے سے آئی ہیں، وہ ہمیں زندگی کے ہر شعبے میں انصاف، اخوت اور محبت کی رہنمائی کرتی ہیں۔

امت کے اندر اتحاد اسی وقت ممکن ہے جب ہم اہل بیت کی محبت کو اپنے دلوں میں اتاریں، ان کے اخلاق اور تعلیمات کو اپنی زندگی میں نافذ کریں، اور ان کے تذکرے کو ہر محفل اور تعلیم کے موقع پر جاری رکھیں۔

اہم نکات:

اہل بیت کا ذکر قرآن میں ڈائریکٹ اور ان ڈائریکٹ دونوں انداز میں آیا ہے۔

یہ ذکر امت کے لیے رہنمائی اور اتحاد کا ذریعہ ہے۔

حقیقی محبت اور احترام کے بغیر امت میں اخوت اور اتحاد قائم نہیں ہو سکتا۔

اہل بیت کی تعلیمات پر عمل کرنے سے معاشرہ مضبوط، متحد اور باہمی احترام والا بنتا ہے۔

باب: اہل بیت کی محبت اور امت کا حقیقی اتحاد

امتِ مسلمہ کے لیے ضروری ہے کہ اہل بیت سے محبت اور مودت کو اپنے دل میں اتارے، کیونکہ قرآن و حدیث نے اس کی تاکید واضح طور پر کی ہے۔ اہل بیت کی محبت ہی امت کے اندر حقیقی اتحاد اور بھائی چارے کی بنیاد ہے۔

قرآنی دلیل:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ"

(سورہ الشوریٰ، آیت 23)

ترجمہ: کہو دو، میں تم سے اس کا اجر نہیں مانگتا مگر رشتہ داروں سے محبت کے سوا

یہ آیت صراحت کے ساتھ بتاتی ہے کہ اہل بیت کی محبت ایمان کی تکمیل اور امت کی مضبوطی کا ذریعہ ہے

حدیث مبارک:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"أَنَا وَمَنْ أَحَبَّنِي أَوْلِيَائِي وَأَهْلُ بَيْتِي"

(صحیح بخاری و مسلم

ترجمہ: میں اور جو شخص مجھے اور میرے اہل بیت کو دوست رکھے وہ جنت میں میرے قریب ہوگا

تشریح:

اہل بیت کی محبت امت میں اخوت اور بھائی چارے کو قائم رکھتی ہے

جو شخص اہل بیت سے محبت رکھتا ہے، وہ قرآن اور سنت کے حقیقی پیغام سے جڑا رہتا ہے

امت کے اندر اختلافات اور فتنے تب ہی کم ہوں گے جب ہر مسلمان اہل بیت کی محبت اور مودت کو اپنی زندگی میں نافذ کرے

اہل بیت کے ذکر اور ان کی تعلیمات پر عمل ہی امت کے لیے ایجاد، اتحاد اور حقیقی یکجہتی کی ضمانت ہے

نتیجہ:

اہل بیت کی محبت ایمان اور امت کی یکجہتی کا بنیادی ستون ہے-

امت کے ہر فرد کے دل میں اہل بیت کی محبت ہو تو بھائی چارے قائم رہتا ہے اور معاشرے مضبوط بنتا ہے

قرآن اور حدیث دونوں اس محبت کو لازمی قرار دیتے ہیں، تاکہ امت میں فاصلے نہ آئے اور اتحاد قائم رہے

باب: اہل بیت اور امت کا حقیقی اتحاد

آئیے ہم سب مل کر حضور اکرم ﷺ کی فرمانبرداری پر عمل کریں کیونکہ حضور ﷺ کو ماننا ہی اطاعت ہے، اور حضور ﷺ کے کہے ہوئے الفاظ کو بھی تسلیم کرنا ایمان کا حصہ ہے۔ حضور ﷺ نے اہل بیت کی شان کو بلند فرمایا، اور فرمایا:

"مَن كُنتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ"

(جس کا میں مولا ہوں، علی اس کا مولا ہیں)

یہ فرمان واضح کرتا ہے کہ حقیقی اتحاد صرف اسی وقت ممکن ہے جب ہم حضرت علیؓ سمیت تمام اہل بیت کو دل و جان سے قبول کریں اور ان کی محبت کو اپنے دل میں اتاریں۔ حضور ﷺ کی محبت اور اطاعت کے ساتھ اہل بیت کی محبت امت کے اندر حقیقی بھائی چارے اور اتحاد کا ذریعہ ہے۔

اہم نکات:

حضور ﷺ کو ماننا ہی اطاعت ہے، اور اہل بیت کی محبت اور مقام کو تسلیم کرنا امت کے اتحاد کی بنیاد ہے۔

حضور ﷺ کے کہے ہوئے الفاظ اور اہل بیت کی شان کی تصدیق امت کے دلوں میں بھائی چارے اور اخوت پیدا کرتی ہے۔

حقیقی اتحاد تب حاصل ہوگا جب ہر مسلمان اہل بیت کی محبت اور مقام کو دل سے قبول کرے اور اپنی زندگی میں نافذ کرے۔

اہل بیت کی محبت امت میں اختلافات کم کرتی ہے اور معاشرے مضبوط اور متحد بنتا ہے۔

نتیجہ: اہل بیت کی محبت ایمان اور امت کی یکجہتی کا بنیادی ستون ہے۔

قرآن و حدیث دونوں اہل بیت سے محبت اور مودت کو لازمی قرار دیتے ہیں۔

امت کے ہر فرد کے دل میں اہل بیت کی محبت ہو تو بھائی چارے قائم رہتا ہے اور معاشرے مضبوط بنتا ہے۔

حقیقی اتحاد کے لیے ضروری ہے کہ ہر مسلمان حضور ﷺ اور اہل بیت کی محبت کو دل و جان سے تسلیم کرے۔

باب: اہل بیت سے محبت اور امت کا اتحاد: امام ابو حنیفہ اور دیگر ائمہ پر لگائے گئے "شیعہ ہونے" کے فتووں کا جائزہ

امت مسلمہ کے درمیان اتحاد کے قیام کے لیے اہل بیت سے محبت اور ان کے مقام کا تسلیم کرنا ضروری ہے۔ تاریخ میں بعض اہل سنت ائمہ پر "شیعہ ہونے" کے فتوے لگائے گئے، جن کی وجوہات مختلف تھیں۔ ان فتووں کا مقصد ان کی اہل بیت سے محبت اور ان کے مقام کو تسلیم کرنا تھا، نہ کہ ان کے عقائد میں کوئی انحراف۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ پر بعض حلقوں میں یہ الزام لگایا گیا کہ وہ شیعہ ہیں۔ اس کی وجہ ان کی اہل بیت سے محبت اور ان کے مقام کا تسلیم کرنا تھا۔ امام صاحب نے ہمیشہ اہل بیت کی عزت اور احترام کیا اور ان کے مقام کو بلند سمجھا۔ ان کی زندگی اور تعلیمات اس بات کی غمازی کرتی ہیں کہ وہ اہل بیت سے محبت اور ان کے مقام کے قائل تھے۔

امام مالک رحمہ اللہ

امام مالک رحمہ اللہ بھی اہل بیت سے محبت اور ان کے مقام کے قائل تھے۔ ان پر بھی بعض حلقوں میں "شیعہ ہونے" کا الزام لگایا گیا، لیکن حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے ہمیشہ اہل بیت کی عزت اور مقام کو تسلیم کیا اور امت کو ان سے محبت کرنے کی تعلیم دی۔

امام شافعی رحمہ اللہ

امام شافعی رحمہ اللہ نے بھی اہل بیت سے محبت اور ان کے مقام کو تسلیم کیا۔ ان پر بھی بعض حلقوں میں "شیعہ ہونے" کا الزام لگایا گیا، لیکن ان کی تعلیمات اور اقوال اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ وہ اہل بیت سے محبت اور ان کے مقام کے قائل تھے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: "اگر اہل بیت سے محبت کرنا شیعہ ہونے کی علامت ہے تو میں شیعہ ہوں۔"

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بھی اہل بیت سے محبت اور ان کے مقام کو تسلیم کیا۔ ان پر بھی بعض حلقوں میں "شیعہ ہونے" کا الزام لگایا گیا، لیکن ان کی زندگی اور تعلیمات اس بات کی غمازی کرتی ہیں کہ وہ اہل بیت سے محبت اور ان کے مقام کے قائل تھے۔

نتیجہ

ان تمام ائمہ کی زندگی اور تعلیمات اس بات کی غمازی کرتی ہیں کہ اہل بیت سے محبت اور ان کے مقام کا تسلیم کرنا امت مسلمہ کے درمیان اتحاد کا ذریعہ ہے۔ ان ائمہ پر لگائے گئے "شیعہ ہونے" کے فتوے ان کی اہل بیت سے

محبت اور ان کے مقام کے قائل ہونے کی دلیل ہیں، نہ کہ ان کے عقائد میں انحراف کی۔

باب: اتحاد امت کے لیے اہل بیت کی محبت اور صبر

امت مسلمہ کے درمیان حقیقی اتحاد قائم کرنا آسان نہیں رہا۔ تاریخ نے ہمیں یہ سبق دیا ہے کہ جو لوگ اتحاد اور اہل بیت کی محبت کے لیے آواز بلند کرتے ہیں، ان پر مختلف فتوے لگائے گئے۔ کبھی "شیعہ" کہا گیا، کبھی دیگر القابات۔ لیکن ان تمام حالات کے باوجود وہ اپنی محبت اور اصولوں پر ڈٹے رہے۔

یہ ہمیں آج کے دور میں بھی سبق دیتا ہے: جو لوگ اتحاد کے لیے کام کریں گے، ان پر بھی مخالفت اور فتوے لگیں گے، لیکن ہمیں صبر اور استقامت کے ساتھ کام کرنا چاہیے۔ اتحاد صرف اسی وقت ممکن ہے جب ہم اہل بیت کی محبت کو دل و جان سے اپنائیں اور ان کے مقام کو تسلیم کریں۔

اہم نکات:

اتحاد کے لیے صرف رسمی اجتماعات یا تقریریں کافی نہیں، بلکہ اہل بیت سے حقیقی محبت ضروری ہے۔

صبر و استقامت کے بغیر حقیقی اتحاد ممکن نہیں۔

تاریخ کے عظیم اہل سنت محدثین نے اہل بیت کی محبت اور مقام کو تسلیم کر کے امت کے درمیان اتحاد قائم کیا۔

ہمیں ان کی مثال پر عمل کرنا چاہیے اور دشمنی، فتویٰ یا مخالفت کی پروا کیے بغیر اتحاد کی راہ پر چلنا چاہیے۔

نتیجہ:

امت کے اتحاد کے لیے اہل بیت کی محبت بنیادی ستون ہے۔ اہل بیت سے محبت اور ان کے مقام کو تسلیم کرنے کے ساتھ صبر اور استقامت اختیار کرنے سے ہی امت متحد اور مضبوط بن سکتی ہے۔

اختتامیہ

اتحاد امت صرف ایک نظریہ یا زبانی دعویٰ نہیں بلکہ عملی میدان میں اسے قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ آج کے دور میں جہاں فرقہ واریت اور نظریاتی انتشار ہمارے معاشرے کو کمزور کر رہا ہے، وہاں اہلِ اسلام کو چاہیے کہ وہ قرآن و سنت کی رہنمائی میں ایک دوسرے کے ساتھ بھائی چارے، محبت اور باہمی احترام کا تعلق قائم رکھیں۔

یہ کتاب ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ حقیقی اتحاد حاصل کرنے کے لیے ہمیں شخص پرستی، تعصب اور کسی ایک گروہ کو برتر سمجھنے کے خیالات سے بچنا ہوگا۔ اہلِ بیت علیہم السلام سے محبت، صحیح اسلامی تعلیمات کی پیروی اور اسلامی اخلاق کی عملی زندگی میں عملی شکل دینے سے ہی یہ مقصد حاصل کیا جا سکتا ہے۔

جن لوگوں نے وقت کے ہر دور میں اتحاد کے لیے قربانی دی، ان کی مثالیں ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔ وہ ہمیں یہ سکھاتے ہیں کہ سچائی، صبر اور استقامت کے ساتھ معاشرتی اور دینی اختلافات کو دور کیا جا سکتا ہے۔

آخر میں، یہ کتاب ایک پیغام کے طور پر یہ واضح کرتی ہے کہ امت مسلمہ کا مستقبل اس کی یکجہتی اور اتحاد پر منحصر ہے۔ قرآن اور سنت کی روشنی میں ایک دوسرے کے حقوق کا احترام اور بھائی چارے کے جذبے کے ساتھ آگے بڑھنا ہی ہماری کامیابی کی ضمانت ہے۔

الحمدللہ! اس کتاب کا اختتام ہوا۔ اس سفرِ تحریر کے دوران جہاں قلم نے کئی حقائق کو اجاگر کیا ویسے کچھ کمزوریاں اور کوتاہیاں بھی یقینا رہ گئی ہوں گی۔ انسانی کوشش کبھی بھی کامل نہیں ہو سکتی، تایم میری سعی یہی رہی کہ قارئین کے سامنے موضوع کو سادہ، جامع اور با مقصد انداز میں پیش کیا جائے۔

اس کتاب کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ قارئین کو ایک ایسا درجہ فہم کیا جائے جس کے ذریعے وہ نہ صرف موضوع کی گہرائی تک پہنچ سکیں بلکہ اپنی سوچ کو بھی وسعت دے سکیں۔ اگر یہ تحریر کسی ایک قاری کے دل میں شعور کی ایک نئی کن کر سکے تو میری محنت بارآور سمجھی جائے گی۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ میری اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور قارئین کو اس سے حقیقی نفع عطا کرے اگر کسی مقام پر کوئی کمی یا غلطی رہ گئی ہو تو یہ میری کمزوری ہے اور اگر کوئی پہلو قیمتی ثابت ہوا ہے تو یہ محض اللہ کا فضل ہے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت دے، اور امت مسلمہ کو ایک جسم کی مانند متحد فرمائے آمین

دعا گو:

مصنف:- ارشید احمد بٹ @ارشد قادری